پشتو میں سیرت کی کتابیں

از جناب ڈاکٹر سعید اللہ قاضی، پروفیسر اسلامیات
پشاور یونیورسٹی

اس موضوع پر مضمون نگار کے سلسلہ وار مضامین کا ایک حصّہ

دیوان حافظ زیر نظر کتاب حافظ الپوری (ضلع سوات) کی تصنیف ہے۔ یہ منظور عام برقی پریس پشاور سے ۱۹۴۷ء میں تیسری بار شائع ہوئی ہے۔ کتاب ۶۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

کتاب پر تبصرہ کرنے سے پہلے حافظ اور دیوان حافظ کے بارے میں چند سطور سپرد قلم کرنا غیر مناسب نہ ہو گا۔

حافظ صاحب کا اصلی نام معظم خاں تھا۔ آپ موضع الپوری علاقہ غور بند کوہستان، سوات کے رہنے والے تھے۔ آنکھوں کی بینائی سے محروم تھے۔ آپ کی تاریخ پیدائش اور وفات معلوم نہ ہو سکیں۔

حافظ الپوری پشتو شعر میں حافظ شیرازی سے کسی حالت میں کم نہیں ہے۔ میرے خیال میں پشتو شاعری میں علی خان کے بعد آپ کے پائے کا آدمی ابھی تک منظر عام پر نہیں آیا ہے۔ آپ کا ہر شعر آپ کے تبحر علمی کی ایک واضح علامت ہے۔ مثال کے طور پر:

اگر ایک طرف حافظ شیرازی ؎

الا یا ایہا الساقی ادر کا ساً و ناولہا

"کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا"، کہتے ہیں تو دوسری طرف حافظ الپوری ؎

ایہا الغافل از درد عشق بے خبری
نہ لرے خیال د محبوب در ہولئے بسیم وزری

کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ اگر ایک طرف حافظ شیرازی "بخال ہندوش" سمرقند و بخارا کو قربان کرتے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف حافظ الپوری "مژگان یار" کو شمشیر فارس تصوّر کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔

دیوان حافظ مختلف موضوعات پر مشتمل ہے جن میں پند و نصیحت، قصص الانبیاء، سلوک و طریقت، ذکر عالم علوی و سفلی، ذکر بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام وغیرہ موضوعات بڑے اہم ہیں۔ پند و نصیحت کے موضوع پر آپ کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے ؎

ډ دنیا په چار و چشت ـــ ئے مستعجله
سست ډ دین په کار کښې وے شوے غافله

ترجمہ " دنیاوی معاملات میں اے انسان! آپ بڑے چُست و چالاک ہیں۔ اے غافل! دین کے معاملہ میں آپ سُست کیوں پڑ گئے "

په خوله وائے ما قرآن دے قبول کړے
له حکمو نو ئے کجروے نا قابلـــه!

" آپ مُنہ سے تو کہتے ہیں کہ مَیں نے قرآن کو قبول کیا ہے لیکن اے نا اہل! آپ اس کے احکام سے رو گردانی کرتے ہیں "

نه دبر بالا مقام آزاد مار غـــرتے![1]
چه دانے نه شوے راکوز په دام کښې نسنبله

" آپ مقام بالا کے آزاد شاہین ہیں۔ لیکن جب نفسانی خواہشات سے زیر ہو کر مقام سفلی میں آگئے تو اپنا مقام کھو بیٹھے۔

دیوان حافظ میں سیرت نبوی کے بعض موضوعات بڑے دل کش انداز میں پیش کئے گئے ہیں۔ ظہور قدسی کے بارے میں حافظ الپوری لکھتے ہیں: ؎

الف اول ډ کائنا تو! نور وپاک نبی نیک ذات ډو
خوش سیرته نیک صفات ډو سرتا پا به برکا تــــ ډو
پیدائش نه مخلوقات دو
لکه نمر وځلیدو

پہلے شعر میں حدیث " اول ما خلق اللہ نوری " کا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ یعنی ساری کائنات کی تخلیق سے پہلے آپؐ کی ذاتِ بابرکات وجود میں لائی گئی۔ آپؐ خوش سیرت اور نیک صفات تھے۔ اور آپؐ سرتا پا پُر از برکات تھے۔ آپ ساری مخلوق سے پہلے پیدا ہوئے تھے اور سورج کی طرح چمک اُٹھے۔ اسے لے کر ی تک یعنی دس صفحات میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجموعی سیرت یعنی شمائل

---

[1] حافظ الپوری کے اس شعر کا مفہوم علامہ اقبال کے اس شعر میں پایا جاتا ہے ؎
نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر! تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

بڑے عمدہ اور دل کش طریقے سے پیش کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ کے غزوات کا مختصر تذکرہ ہے اس سلسلہ میں چند اشعار مع ترجمہ ملاحظہ کیجئے۔

ہزیمت اصحاب فیل شو ۔۔۔ مسلط پہ ابابیل شو
مغلورن لاړه پښیمانه ۔۔۔ په دیدارم مشرف کړه

"اصحاب فیل کو شکست کا سامنا کرنا پڑا جب ان پہ ابابیل کو مسلط کر دیا گیا۔ ابرہہ کی ساری فوج رسوا ہو کر پشیمانی کی حالت میں واپس چلی گئی۔ اے سرورِ کائنات! مجھے اپنے دیدار سے مشرف فرما۔"

چه د بدر جنگ بنیاد شو ۔۔۔ په غازیانو سخت جهاد شو
جند نازل شه له آسمانه ۔۔۔ په دیدارم مشرف کړه

"جب بدر کی جنگ وقوع پذیر ہوگئی اور غازیوں کے لیے جہاد سخت پڑ گیا تو آسمان سے خدا تعالیٰ کی مدد فرشتوں کی شکل میں نازل ہوگئی۔ اے سرورِ کائنات مجھے اپنے دیدار سے مشرف فرما۔"

په حنین چه غازیان ډیر ؤو ۔۔۔ دوئ په خپل کثرت دلیر ؤو
په هیبت شو ناګهانه ۔۔۔ په دیدارم مشرف کړه

"جنگ حنین میں مسلمان تعداد میں زیادہ تھے اور انہوں نے خدا کی مدد پہ تکیہ کرنے کی بجائے اپنی کثرت تعداد پہ بھروسہ کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ دشمنوں نے ان پر غلبہ حاصل کیا اور وہ ہیبت زدہ ہو کر بھاگ گئے۔ اے سرورِ کائنات! مجھے اپنے دیدار سے مشرف فرما۔"

اسیروں، فقیروں اور یتیموں کے ساتھ آپؐ کے سلوک کے بارے میں حافظ الپوری لکھتے ہیں :۔

شفقت دے په فقیرو ۔۔۔ ترحم دے په اسیرو
د رحمت شفقت کانه ۔۔۔ په دیدارم مشرف کړه

"آپؐ فقیر پہ شفقت فرمایا کرتے تھے اور اسیروں پر رحم کیا کرتے تھے۔ آپ رحمت اور شفقت کے کان ہیں۔ اے سرورِ کائنات! مجھے اپنے دیدار سے مشرف فرما۔"

که ګدا ؤ که امیر ؤه ۔۔۔ که تونګر ؤه که فقیر ؤه
ستا له لطفه ؤه شادمانه ۔۔۔ په دیدارم مشرف کړه

"خواہ گدا تھا یا امیر، مالدار تھا یا فقیر، آپ کی نظر کرم سے ہر ایک خوش تھا۔ اے سرورِ کائنات! مجھے اپنے دیدار کے شرف سے مشرف فرما۔"

سے کہ ذوالاب وُہ کہ یتیم وُہ   کہ غلام وُہ کہ فطیم وُہ
رحم ستا پرِ فروانہ   پہ دیدارم مشرف کمرہ

"خواہ کسی کا باپ زندہ تھا یا مرا ہُوا ۔ خواہ کوئی بالغ تھا یا نابالغ تھا ۔ یہ سب آپ کے رحم فرمان سے حظ وافر پایا کرتے تھے ۔ مجھے اپنے دیدار کے شرف سے مشرف فرما ۔"

مندرجہ بالا اشعار سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ حافظ الپوری سیرت نبوی پر کتنی گہری نظر رکھتے تھے ۔ مزید برایں کتاب میں مذکورہ واقعات کی تفصیل ذیلی نوٹس کی شکل میں بڑی مستند تاریخی کتابوں کی روشنی میں دی گئی ہے جو کتاب کی افادیت میں قابلِ قدر اضافے کا سبب بنی ہے ۔

د بنکلی رسول صلے اللہ علیہ وسلم معجزات او وهغه د خادمانو د بښتینی حالات

زیرنظر کتاب کے مؤلف مولانا محمد امین گل صاحب ہیں ۔ یہ منظور عام پریس پشاور سے ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی ہے ۔ کتاب ۲۷۶ صفحات پر مشتمل ہے ۔

کتاب "لامیۃ المعجزات" اور اس کی اردو شرح "البینات" کی شرح ہے "لامیۃ المعجزات" جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم مہتمم دارالعلوم دیوبند کی کتاب ہے ۔ جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سو معجزات قصیدے کی شکل میں بیان کئے گئے ہیں اور "البینات" شیخ الادب جناب مولانا محمد اعزاز علی صاحب دیوبندی نے لکھی ہے ۔

زیرنظر کتاب میں صرف ۵۸ معجزات کا ذکر ہے ۔ ابتدائی ۴۲ معجزات کو چھوڑ دیا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مؤلف نے اس کتاب کو دوسری جلد شمار کیا ہے ۔ پہلی جلد مشمولہ بہ ۴۲ معجزات ابھی تک منظرِ عام پر نہیں آئی ہے ۔

کتاب میں ہر ایک معجزے کی تفصیل اور ترتیب یوں ہے :

پہلے لامیۃ المعجزات کے عربی اشعار دیئے گئے ہیں ۔ ان کے نیچے ان اشعار کا ترجمہ پشتو اشعار میں دیا گیا ہے ۔ اس کے بعد مولانا اعزاز علیؒ کی ادبی ، لغوی اور نحوی تحقیق کو اس کے اپنے الفاظ میں دیا گیا ہے ۔ اور بقول مؤلف یہ صرف اہلِ علم حضرات کی دلچسپی کے لیے ہے ۔ اس کے بعد عربی متن کا جو ترجمہ مولانا اعزاز علیؒ نے اردو میں کیا ہے مؤلف نے اس کو پشتو میں ترجمہ کیا ہے ۔ اس کے بعد حرف "ح" کے بعد مولانا اعزاز علیؒ نے اس حدیث کا پورا ترجمہ لکھا ہے جس سے کہ واقعہ منظوم شکل میں لیا گیا ہے ۔ مؤلف نے مولانا اعزاز علی کے اردو میں ترجمے کو پشتو میں ترجمہ کیا ہے ۔

اس کے بعد مؤلف نے "اضافہ" کی شکل میں لامیۃ المعجزات اور البینات کے تمام اہم اور ضروری نکتے بیان کئے ہیں۔

کتاب میں اشعار کے دائیں اور بائیں صرف ہندسے نظر آتے ہیں۔ دائیں طرف والا ہندسہ معجزات کی تعداد کو ظاہر کرتا ہے اور بائیں طرف والا ہندسہ اشعار کی تعداد کو۔ نمونے کے طور پر چند اشعار بمعہ تفصیلات بالا قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

۴۵/ اربدٌ اوصی بقتل عامرٌ　　غیلۃ إذ بالکلام یشتغل　/۱۴۵

پشتو ترجمہ: عامر اربد تہ اشارت کمرو واحمد قتل　　کلہ شروع بہ مختار چہ کمری گفتار اثری

فحمی اللہ وحیل عامرٌ　　ضل مسعی وبلٹ الندل الفیل/۱۴۶

پشتو ترجمہ:　　وساتہ رب بنکلے رسول پہ کبن حائل شو عامر

لاالئر شہ بربادشہ دَاربد ہمہ کوشش کافری

"عامر درمیان میں حائل ہوا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بچایا اور بد کافر کی کوشش ناکام ہوگئی۔"

ـہ ودعا اللہ لیکفی شرہ　　مات بالطاعون عامرن العتل /۱۴۷

پشتو ترجمہ:　　وئے کمرہ دعا چہ یا اللہ تدم ساتے دَ دہ نہ

نوشہ عامر متکبر مہ پہ طاعون کافری

"آپؐ نے اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ! مجھے اس کی شر سے بچا۔ پس عامر متکبر طاعون کی بیماری سے ہلاک ہوا۔"

ـہ ثم صعق قد اباد اربدًا　　املاخطباً جسیماً لم ینل

پشتو ترجمہ:　　کمرہ ذوالجلال اربد ہلاک پہ آسمانی صاعقہ

داغلی دواڑہ وو سرورتہ پہ بدخیال ضرری

"اللہ تعالیٰ نے اربد کو ایک سخت آسمانی صوت سے ہلاک کر دیا۔ اس لیے کہ دونوں نبی کریمؐ کے پاس خیال بد لے کر آئے تھے۔"

مندرجہ بالا اشعار کی لغوی اور نحوی تحقیق میں مولانا اعزاز علی صاحب یوں فرماتے ہیں: —

اربد۔ اسم رجل: منصوب علی انہ، مفعول فعل بعدہ۔ وصرفہ للضرورۃ والتقدیر اوصی عامر بالقتلہ صلے اللہ علیہ وسلم غیلۃ وعامر ایضاً، اسم رجل:

اس کے بعد عربی اشعار کا جو ترجمہ مولانا اعزاز علیؒ نے اردو میں کیا ہے ۔ مؤلف نے اس کا ترجمہ پشتو میں کیا ہے ۔ اس کا مفہوم یہ ہے :۔

" عامر نامی آدمی نے اربد نامی شخص کو کہا کہ جس وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ باتوں میں لگ جائے ۔ تو اس کو اچانک قتل کرو ۔ اللہ پاک نے اپنے پیغمبر کو اس چال سے بچایا ۔ جس وقت اربد نے پیارے رسول کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس کو عامر اپنے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان حائل نظر آیا ۔ اس طرح اس کافر کی کوشش ناکام ہو گئی اور پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا سے دُعا کی کہ اے خُدا ! مجھے عامر کے شر سے بچا ۔ چنانچہ اس دعا کا اثر تھا کہ عامر ابھی اپنے گھر نہیں پہنچا تھا کہ طاعون کی بیماری سے ہلاک ہو گیا اور اربد کو ایک آسمانی آواز نے ہلاک کر دیا ۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں نے ایک بُرے کام کا ارادہ کیا تھا ۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنے اس ارادے میں ناکام بنا دیا ۔" اس کے بعد حدیث کا مضمون یہ ہے :۔

یہ واقعہ اس حدیث شریف سے لیا گیا ہے جس کو بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے (واقعہ یوں ہے) بنی عامر قبیلے کا ایک وفد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ اس وفد میں عامر بن طفیل اربد بن قیس اور خالد بن جعفر بھی شامل تھے ۔ یہ تینوں اپنی قوم کے سرکردہ سرداروں میں سے تھے ۔ عامر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صرف اس لیے حاضر ہوا تھا کہ وہ آپ کو دھوکہ دے ۔ حاضر ہونے سے پہلے عامر نے اربد سے مشورہ کیا تھا کہ جس وقت وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آ جائیں تو عامر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو باتوں میں لگا دے اور اربد تلوار سے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کر دے ۔

باتوں باتوں میں عامر نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف متوجہ کر دیا اور کہا کہ حضور ! آپ ہمارے ساتھ دوستی کیجئے ۔ پیارے رسولؐ نے فرمایا ۔ دوستی کے لیے صرف ایک راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ شرک چھوڑ دیں اور خدا کو ایک مانیں "

جس وقت عامر نے دیکھا کہ پیارا رسول سوائے اسلام لانے کے اور کوئی شرط قبول نہیں فرماتے تو اس نے اپنی باتوں میں تیزی پیدا کی اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا : اے محمدؐ ! خدا کی قسم ! میں آپ سے لڑوں گا اور آپ کے مقابلے میں لاتعداد بہادر نوجوانوں کو لا کھڑا کر دوں گا "

راوی کہتا ہے کہ جس وقت وُہ واپس ہوئے تو پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی کہ " اے اللہ ! عامر پر قہر نازل فرما "

مجلس نبویؐ سے باہر نکلنے کے بعد عامر نے اربد سے کہا کہ اے کمبخت ! آپ نے میرے کہنے کے

مطابق عمل کیوں نہ کیا؟ اربد نے کہا "میں نے طے شدہ پروگرام کے تحت کئی دفعہ نبی کریمؐ پر وار کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر میں کیا کروں جب بھی میں نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم پر تلوار سے وار کرنے کا ارادہ کیا میں نے آپ کو اپنے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان حائل پایا۔ اب اگر میں وار کرتا تو یقیناً آپ زد میں آجاتے اور وہ بچ نکلتے۔ اب آپ ہی فیصلہ کیجئے میں آپ کو کیسے قتل کر سکتا تھا؟ اس کے بعد سارے لوگ اپنے اپنے گھر واپس چلے گئے مگر عامر جونہی اپنے گھر پہنچا اللہ تعالےٰ کے حکم سے طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور بنی سلول خاندان کی ایک عورت کے گھر میں چل بسا۔ باقی ساتھی بنی عامر کے علاقے میں پہنچ گئے۔ لوگوں نے آپؐ کے بارہ میں پوچھا۔ اربد نے جواب دیا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک خدا کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس ذات کو دیکھ پاؤں (نعوذ باللہ) اور تیروں سے اس کو چھلنی کر دوں"۔

راوی کہتا ہے کہ ان کلمات کے کہنے کے دو تین دن بعد وہ اپنا اونٹ بیچنے جا رہا تھا کہ اچانک بجلی گری اور اربد اور اس کا اونٹ دونوں جل گئے۔ مولانا اعزاز علیؒ کے نزدیک اس ایک واقعہ میں تین بڑے معجزات بیان کئے گئے ہیں۔

پہلا معجزہ یہ ہے کہ اربد پیارے رسول کو تکلیف نہ پہنچا سکا اور اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب کو بچانے کے لیے عامر جیسے شخص کو وسیلہ بنایا جو پیارے رسول کا کٹر دشمن تھا اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

دوسرا معجزہ یہ ہے کہ عامر طاعون کی بیماری سے ہلاک ہو گیا۔

تیسرا معجزہ یہ ہے کہ اربد خدا کے قہر میں گرفتار ہو گیا۔

اضافہ بے شک یہ بات مانی گئی ہے کہ طاعون کافر کے حق میں نہ صرف آسمانی قہر ہے بلکہ غضب خدا بھی ہے۔ جیسے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پیارے رسول نے عامر کو جو باتیں کہیں وہ طاعون کی شکل میں ظاہر ہوئیں۔ لیکن بحمد اللہ مسلمان کے حق میں یہ مرگ مرگ شہادت ہے۔ پیارے رسول فرماتے ہیں:-

الطاعون شہادۃ کل مسلم "طاعون کی موت سارے مسلمانوں کے لیے شہادت کی موت ہے"۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ رعد و برق اور صاعقہ حقیقت میں کیا ہیں؟ ان کے بارے میں موجودہ تحقیق یہ ہے کہ بادلوں میں ایک قوت کہربائیہ موجبہ ہوتی ہے اور زمین میں قوت کہربائیہ سالبہ۔ جو بادل زمین کے قریب ہوتے ہیں تو ان پر زمین کی قوت کہربائیہ سالبہ سرایت کر جاتی ہے۔ پھر ان بادلوں کے اوپر وہ بادل گزرتے ہیں جن میں قوت کہربائیہ موجبہ ہوتی ہے اور یہ بات تجربہ سے ثابت ہے کہ جس وقت دو مختلف قوت کہربائیہ رکھنے والے اجسام ایک دوسرے کے سامنے ملتے ہیں تو دونوں ایک

دُوسرے کی قوت کہربائیہ اپنی اپنی طرف کھینچتے ہیں اور یہ ایک قدرتی امر ہے اس قاعدے کے مطابق جب وہ دونوں بادل ایک دُوسرے کی قوت کہُربائیہ اپنی طرف کھینچتے ہیں تو دونوں متضاد قوتوں کے آپس میں ملنے سے ایک شدید حرارت پیدا ہو جاتی ہے اور پھر اس حرارت سے بادلوں کے حجم کی مناسبت سے ایک آتشی شعلہ پیدا ہو جاتا ہے جس کو صاعقہ کہتے ہیں اور جو روشنی اس صاعقہ سے نکلتی ہے اس کو برق کہتے ہیں اور ہوا میں صاعقے کی سرایت کی وجہ سے جو آواز پیدا ہو جاتی ہے اس کو رعد کہتے ہیں۔ بجلی کی آتشی چنگاری کبھی کبھار بادلوں کو پھاڑتی ہے اور زمین پر گرتی ہے اور بڑے بڑے پہاڑوں میں دراڑیں پیدا کرتی ہے اسی کو پشتو میں تندر کہتے ہیں۔

فوائدِ شریعت

یہ کتاب قاسم نامی شخص کی تالیف ہے۔ پریس اور تاریخ طباعت معلوم نہیں ہیں۔ ۴۰۴ صفحات اور ۸۲ ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب اپنے مضامین کے لحاظ سے بڑی اہم ہے۔

اس میں تمام ضروری مسائل جو ایک عام کے لیے بہت اہم ہوتی ہیں بڑے آسان اور عام فہم انداز سے بیان کئے گئے ہیں۔ مسائل کے ماخذ مستند ہیں۔ ارکان ایمان اور اسلام پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سترھویں باب سے شروع ہو جاتی ہے اور آخر تک چلتی ہے۔ پہلے آپؐ کی خصلتوں کا بیان ہے۔ پھر آپ کے معجزات کا۔ پھر آپ کی اولاد کا۔ پھر امہات المؤمنین کا۔ پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا۔ پھر آپؐ کی وفات کا اور پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی ان بیبیوں کا جو آپؐ کی وفات کے بعد زندہ تھیں۔

کتاب ہذا اپنی جامعیت کے لحاظ سے لاثانی ہے۔ اس قسم کی کتاب میرے اندازے کے مطابق ابھی تک پشتون قوم کے سامنے نہیں آئی ہے مگر افسوس ہے کہ اکثر پشتون گھرانوں میں یہ کتاب نہیں پائی جاتی۔ چونکہ اس میں نماز، روزے، حج، زکواۃ اور دوسرے ضروری مسائل بھی مستند اور عام فہم انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس لیے اس کی موجودگی ہر پشتون گھرانے میں بہت ضروری ہے۔

درمجالس

اس کتاب کے مصنف عبدالکبیر نامی شخص ہیں۔ کتاب ہندو پریس دہلی سے ۱۲۹۷ھ میں شائع ہوئی ہے اور تین سو بیس (۳۲۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب منظوم ہے۔

کتاب کی کتابت ۱۱۵۵ھ میں نادر شاہ کے زمانے میں ہوئی۔ بقول مصنف کتاب اصل میں فارسی زبان میں تھی اور مصنف نے اس کو پشتو زبان میں منتقل کر دیا۔ البتہ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ فارسی کی کتاب کس کی ہے مصنف کی ہے یا کسی اور شخص کی۔

کتاب میں ۳۳ ابواب ہیں۔ پہلے باب میں حضرت آدم علیہ السلام کے حالات درج ہیں۔ دوسرے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے، تیسرے میں حضرت شعیب علیہ السلام کے۔ چوتھے میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کے۔ پانچویں میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے۔ اور ساتویں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آٹھویں میں والدین کی خدمت کا ذکر ہے۔ نویں میں جنگِ احد کا ذکر ہے۔ دسویں میں سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ گیارہویں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ بارہویں باب میں امہات المؤمنین کا ذکر ہے۔ اسی طرح چیدہ چیدہ صحابہ کرام کے حالات کے لیے بھی الگ الگ باب قائم کئے گئے ہیں۔

کتاب میں چند صفحات چھپائی سے رہ گئے ہیں اس لیے اس کی کتابت ہاتھ سے کی گئی ہے یہ صفحات ۱۸۵ سے ۲۱۶ تک ہیں۔

جدید معراج نامہ کتاب کے مؤلف غلام محمد گگیانڑی ہیں[1]۔ یہ رحمانیہ پریس پشاور سے شائع ہوئی ہے۔ تاریخ طباعت نامعلوم ہے۔ البتہ تاریخ کتابت ۱۳۰۳ھ ہے۔

زیر نظر کتاب ایک فارسی کتاب کا پشتو ترجمہ ہے مگر فارسی کی کتاب کے مصنف کا نام اور کوائف معلوم نہیں ہیں۔

کتاب منظوم شکل میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی معراج کی داستان ہے۔ اشعار کی زبان عام فہم ہے اگرچہ ان میں روانی نہیں۔

---

[1] مترجم علاقہ دوآبہ (چارسدہ) کے رہنے والے ہیں۔ آپ کے والد کا نام شیر خان ہے۔ آپ کا پتہ گگیانڑی ہے اور قوم موسےٰ خیل۔ آپ کی سکونت ہندوستان میں رہی ہے۔

تاریخ اسلامی میں زبردست انقلاب

اردو زبان میں پہلی بار دیارِ حبیب کی مایہ ناز مستند تاریخ شائع ہوگئی ہے

تاریخ المدینة المنورة

مدینہ منورہ کے یوم تاسیس سے تا امروز مفصل تاریخی واقعات
نیز مسجد نبوی اور روضہ انور کی چودہ سو سالہ مکمل تاریخ

پیش کش محمد عبد المعبود

قیمت مجلد ۲۵ روپے — غیر مجلد ۲۰ روپے

مکتبۃ الحبیب

جامع مسجد چھپوں والی، رحمان پورہ، راولپنڈی

HUSEIN

PAKISTAN'S LEADING
MANUFACTURERS AND EXPORTERS

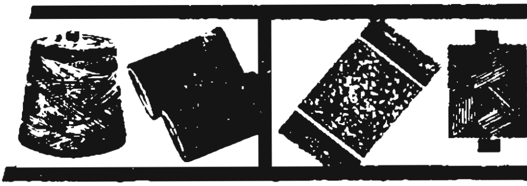

QUALITY COTTON
FABRICS & YARN
HUSEIN TEXTILE MILLS

COTTON SEWING THREAD &
TERRY TOWELS
JAMAL TEXTILE MILLS

For enquiries for Sheetings, Cambrics, Drills, Duck, Poplins, Tussores, Gaberdine, Corduroy, Bed-Sheets, Terry Towels, Cotton Sewing threads and yarns, please write to

HUSEIN INDUSTRIES LTD

6th floor, New Jubilee Insurance House,
I. I. Chundrigar Road P. O. Box No. 9021
KARACHI
Phone: 228601 (5 Lines) Cable: COMMUDIT

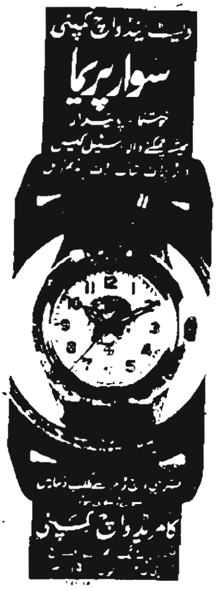

AFC-5/74

Crescent